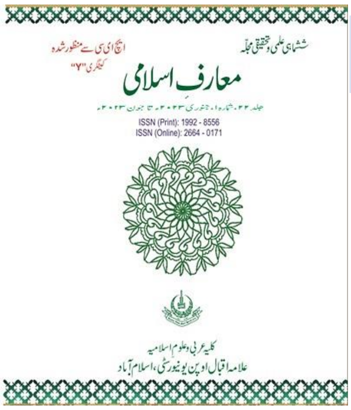

معارفِ اِسلامی Ma’ārif-e-Islāmī
eISSN: 2664-0171, pISSN: 1992-8556
Publisher: Faculty of Arabic & Islamic Studies
Allama Iqbal Open University, Islamabad
Website: https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jmi
Vol.22 Issue: 01 (January-June 2023)
Date of Publication: 25-June 2023
HEC Category (July 2022-2023): Y
https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jmi

Article	طبّی وزیبائشی مقاصد کے لیے انسانی چربی کا استعمال: فقہ اسلامی کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ *Use of Human Fat for Medicinal and Cosmetic Purposes: An analytical study in the light of Islamic jurisprudence*
Authors & Affiliations	***1. Irfan Sagheer*** *Ph.D Research Scholar, Department of Islamic Thought, National University of Modern Languages (NUML), Islamabad, Pakistan hirfan125@gmail.com* ***2. Dr. Zaheer Ahmad*** *Assistant Professor, Govt Post Graduate Collage, Bhimber, Azad Jammu & Kashmir, Pakistan zaheer6266@gmail.com*
Dates	***Received*** 18-01-2023 ***Accepted*** 04-06-2023 ***Published*** 25-06-2023
Citation	Irfan Sagheer and Dr. Zaheer Ahmad, 2023. طبّی وزیبائشی مقاصد کے لیے انسانی چربی کا استعمال: فقہ اسلامی کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ . [online] IRI - Islamic Research Index - Allama Iqbal Open University, Islamabad. Available at: https://iri.aiou.edu.pk [Accessed 25 June 2023].
Copyright Information	2023@ طبّی وزیبائشی مقاصد کے لیے انسانی چربی کا استعمال: فقہ اسلامی کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ by Irfan Sagheer & Dr. Zaheer Ahmad is licensed under Attribution-Share Alike 4.0 International
Publisher Information	Faculty of Arabic & Islamic Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad https://aiou.edu.pk/

Indexing & Abstracting Agencies

IRI(AIOU)	HJRS(HEC)	Tehqiqat	Asian Indexing	Research Bib	Atla Religion Database (Atla RDB)	Scientific Indexing Services (SIS)
Islamic Research Index	HJRS HEC Journal Recognition System	تحقیقات تحقیقی اشاریہ	ASIAN Research Index	Academic Resource Index ResearchBib	ATLA American Theological Library Association Religion Database	SIS

طبّی وزیبائشی مقاصد کے لیے انسانی چربی کا استعمال: فقہ اسلامی کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Use of Human Fat for Medicinal and Cosmetic Purposes:An analytical study in the light of Islamic jurisprudence)

Abstract

From the first day of human, it has been an effort to maintain himself in such a way that with the passage of time, there is no change in his health, beauty and external structure, which will end the refinement of his personality, or his health deteriorates to such an extent that he is unable to perform his duties. A review of Islamic teachings also reveals that looking beautiful, healthy and strong is not only permissible but also required by Sharia. This is the reason why the hadith of Sahih Muslim has clarified the meaning that in the eyes of Allah, a strong and powerful believer is better than a weak believer.

Nowadays, because science, especially the medical world, has developed so much that things that could not be imagined a few decades ago are now more than imagined in the practical world. The same development has made it easier for a man to try and use artificial methods to maintain his beauty and attractiveness, one of which is the method of (Liposuction) and (Fat Injection). That in which excess human fat is removed, or excess fat is injected into a specific organ, especially the face, to enhance, refine, and create a more attractive appearance. Apart from this, there are some medical cases in which doing (Liposuction) or (Fat Injection) becomes compulsory because there is no other treatment option left.

All the above cases are very common and popular nowadays, especially for beauty this type of graft is used a lot. In the article under review, an analysis of these three situations has been presented in the light of Islamic jurisprudence, whether those cases of transplantation in which fat is used have any scope in Islamic jurisprudence or is it against Sharia teachings? Is it proper to establish regular medical banks for any such cases like blood bank, bone bank and skin bank or is it not proper to establish such banks? These are all the questions that have been analyzed in this article in the light of the views of Islamic jurists.

Key Words: *Liposuction , Fat Injection , Fat Bank , Fat Transplantation , Beauty*

چربی، تیل اور لپڈ کا مفہوم

چربی یا تیل سے مراد کثیر تعداد میں موجود نامیاتی مرکبات اور کیمائی عناصر ہیں جو، کاربن، ہائیڈروجن اور آکسیجن تین عناصر پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اسی طرح وٹامنز کی مخصوص اقسام جیسا کہ وٹامنز اے، ڈی، ای اور کے(A,D,E & k)اسی کی مثالیں ہیں۔

اقوام متحدہ کے خوراک اور زراعت کے ادارے(FAO)نے اپنی ایک رپورٹ میں لکھا ہے:

Fats, oils and lipids consist of a large number of organic compounds, including fatty acids (FA), monoacylglycerols (MG), diacylglycerols (DG), triacylglycerols (TG),

phospholipids (PL), eicosanoids, resolvins, docosanoids, sterols, sterol esters, carotenoids, vitamins A and E, fatty alcohols, hydrocarbons and wax esters. Classically, lipids were defined as substances that are soluble in organic solvents.[1]

چربی، تیل اور لپڈ تینوں فیٹی ایسڈ[۲] پر مشتمل ہوتے ہیں البتہ ان میں بنیادی فرق یہ ہے کہ چربی میں تیل کی بنسبت فیٹی ایسڈ کی مقدار زیادہ ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ عام درجہ حرارت پر چربی ٹھوس شکل اختیار کر لیتی ہے جب کہ تیل مائع ہی رہتا ہے اور لپڈ عام ہے چربی اور تیل دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

انسانی صحت کے لیے چربی کی اہمیت

چربی اور تیل کی انسانی صحت کے لیے بہت اہمیت ہے جس کا اندازہ درج ذیل امور سے لگایا جا سکتا ہے جیسا کہ:

۱. انسان کے جسم کی ساخت میں چربی انتہائی اہم مادہ ہے جو پروٹین کی شکل میں مختلف غذائیں کھانے سے انسان کے جسم میں داخل ہوتا ہے۔

۲. جسم کی توانائی اور زندگی کے تمام مظاہر کا انحصار دراصل تیل اور خلیات کی کمیت پر ہی ہے۔

۳. چربی ہی انسانی جسم کو کیلوریز فراہم کرتی ہے امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن (AHA) کی رائے کے مطابق انسان کو روزانہ ۲۵ سے ۳۵ فیصد چربی سے کیلوریز حاصل ہوتی ہیں۔

۴. وٹامنز کی مخصوص اقسام جیسا کہ وٹامنز اے، ڈی، ای اور کے (A,D,E & k) فراہم کرنے میں چربی کا مؤثر کردار ہے۔ یہ وٹامن صحت مند جلد، ہڈیاں، دانت اور آنکھوں کی ضامن ہوتے ہیں۔

۵. چربی انسانی دل، رگوں اور گردوں کے ارد گرد موجود ہوتی ہے جو انسان کی مختلف حرکات کے دوران ان اعضاء کو کسی بھی قسم کے نقصان سے بچاتی ہے۔

۶. انسانی جسم میں امراض کے مقابلے کے لیے قدرت کی جانب سے جو دفاعی نظام قائم کیا گیا ہے وہ بھی چربی ہی کے مرہون منت ہے۔[۳]

چربی کے مضر اثرات:

جس طرح چربی انسانی صحت کے لیے فائدہ مند اور نفع بخش ہے اسی طرح اس کی مقدار میں غیر معمولی اضافہ صحت کے لیے زہر قاتل ہے کیونکہ زائد مقدار چربی کی بافتوں میں جمع ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے بہت سی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں جیسا کہ:

۱. موٹاپا اور دل کی بیماریاں پیدا ہونا

۲. ہائی بلڈ پریشر

۳. کولیسٹرول کا بڑھ جانا

۴. ذیابیطیس

۵. نیند کی کمی

٦. ذہنی دباؤ

۷. شریانوں کا منجمد ہو جانا

۸. چھاتی اور سینہ میں شدید درد ہونا

۹. جگر کی کمزوری اور جوڑوں کا درد وغیرہ۔(٤)

اسلامی تعلیمات بھی یہی ہیں کہ کھانے پینے میں احتیاط سے کام لیا جائے اور اسراف سے پرہیز کیا جائے۔ کیونکہ ایک صحت مند مومن، کمزور، ضعیف اور لاغر مومن سے کہیں زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴾ (٥)

کھاؤ پیو اور اسراف نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

آیت قرآنیہ میں واضح طور پر اس بات کی تعلیم دی جا رہی ہے کہ انسان کے لیے کھانے پینے کی مختلف اشیاء کو حلال کیا گیا ہے تاہم اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ وہ حلال کا حد سے زیادہ استعمال کر کے اپنی صحت کے لیے مسائل پیدا کر لے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ کھانے میں اعتدال اور میانہ روی سے کام لے یعنی صرف اتنا کھانا کھائے جتنا کھانا اس کی صحت اور تندرستی کے لیے ضروری ہے۔ اسی احتیاط کے حوالے سے حدیث نبوی میں سکھایا گیا ہے کہ:

((المؤمن ياكل في معى واحد والكافر ياكل في سبعة امعاء)) (٦)

''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

جو حکم قرآن میں بیان ہوا ہے وہی حکم ایک اور انداز سے حدیث میں بیان کر دیا گیا ہے کہ انسان کو صرف اتنا کھانا چاہیے جتنی اس کے جسم کی ضرورت ہے، اتنا زیادہ کھانا جو انسانی صحت، طاقت اور تندرستی کے خلاف ہو بالکل بھی کسی مومن کے شایانِ شان نہیں ہے۔

اس کے علاوہ قرآنی اسلوب سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی وسعت اور طاقت کے بقدر جتنا اچھا کھانا استعمال کر سکتا ہے، ضرور کرے کیونکہ سورہ اعراف کی مذکورہ آیت میں امر کا صیغہ خود اس بات کی طرف مشیر ہے کہ کھانے پینے کی ترغیب دی جا رہی ہے تاکہ انسان صحت مند اور طاقتور ہو اور اپنی دنیاوی و اخروی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لیے ہمہ وقت چست و ہوشیار رہے۔ اسی مفہوم کو حدیث شریف میں یوں بیان کیا گیا ہے:

((المؤمن القوي خير واحب إلى الله من المؤمن الضعيف)) (٧)

''طاقت ور اور مضبوط مسلمان اللہ کے ہاں زیادہ بہتر اور محبوب ہے بنسبت ناتواں اور کمزور مسلمان کے''

خلاصہ کلام یہ کہ ایک مومن کو ہر گز یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ کھانے پینے میں بے اعتدالی سے کام لے بایں صورت کہ اتنا زیادہ کھائے کہ مختلف قسم کی بیماریوں کا شکار ہو جائے جیسا کہ کچھ بیماریاں ماقبل میں بیان ہوئی

ہیں، اور نہ اتنا کم کھائے کہ کمزوری اور لاغری کی وجہ سے اپنی بنیادی ذمہ داریوں سے بھی عہدہ براں نہ ہو پائے۔

چربی کے ذریعے علاج معالجہ کا تاریخی پس منظر:

انسان کے مختلف اعضاء کے بینک جیسا کہ بلڈ بنک، اسپرم بینک، سکن بنک، بون بنک، ہیر بنک، وغیرہ دنیا کی مختلف ہسپتالوں میں قائم ہو چکے ہیں، جن میں موجود اعضاء کے ذریعے انسان کی پیوند کاری کی جاتی ہے۔ اس پیوند کاری کے مختلف مقاصد ہو سکتے ہیں جس کو تفصیل سے آگے بیان کیا جائے گا تاہم یہاں یہ جاننا اہم ہے کہ چربی کے ذریعے پیوند کاری یا پلاسٹک سرجری دراصل ایسے طبّی علاج میں شامل ہے جو انسانی خوبصورتی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اس لیے اس قسم کے الگ سے بینک نہیں ہیں البتہ وہ لیبارٹریز یا ادارے جہاں انسانی شخصیت میں نکھار کے لیے مختلف اجزا کا استعمال ہوتا ہے وہاں چربی اور تیل کے ذریعے بھی علاج معالجہ کیا جاتا ہے اس لیے ذیل میں ظاہری خوبصورتی کے لیے علاج معالجہ کی تاریخ کا مختصر اجائزہ پیش کیا جاتا ہے:

مسلمان اطباء میں سے امام رازیؒ پہلے طبیب ہیں جنہوں نے اپنی کتاب "الحاوی" میں پھٹے ہوئے ہونٹ کے علاج کی طرف اشارہ کیا ہے، اسی طرح اپنی ایک اور کتاب "امراض الاطفال" میں پیدائشی بڑے سر والے انسان کے لیے بھی علاج تجویز کیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے ایسے عمل جراحی کا ذکر ہے جن کا تعلق انسان کے دانت، گردن، سینہ اور پیٹ سے ہے۔[۸]

اس کے علاوہ امام زہراوی(۱۰۱۳-۹۳۶) نے سرجری کے میدان میں ایسے نت نئے طریقے متعارف کرائے ہیں جو پہلے کسی ماہر طبیب نے بیان نہیں کیے تھے یہی وجہ ہے کہ پلاسٹک سرجری کے اولین ماہرین میں سے ایک نام امام زہراوی کا گردانا جاتا ہے۔[۹]

اگر چربی کے ذریعے پیوند کاری کی بات کی جائے تو اس کا پہلا واقع انیسویں صدی کے آخر میں ۱۸۹۳ء کو پیش آیا جب ایک جرمن ڈاکٹر گستو نیوبر (Gustav Neuber, 1850-1932) نے انفیکشن کی وجہ سے پڑنے والے نشانات کو ختم کرنے کے لیے بازو کی چربی کو آنکھ میں منتقل کیا۔ اس کے بعد اسی صدی میں ایک دو اور واقعات دیکھنے میں آئے لیکن چربی کی پیوند کاری کو تقریبا سو سال تک کوئی خاطر خواہ مقبولیت حاصل نہ ہو سکی جس کی وجہ بہت سی طبّی پیچیدگیاں اور پیوند کاری کے خراب نتائج تھے۔ بالآخر بیسویں صدی کے آخر میں ۱۹۹۰ء کو نیویارک کے ایک سرجن ڈاکٹر سڈنی کولیمن (Sydney Coleman) نے مختلف قسم کے تحقیقی مقالات جاری کیے جن میں چربی نکالنے کے جدید طریقے، پیوند کاری کا سہل اور مؤثر طریقہ کار اور جسم میں چربی داخل کرنے کا مکمل لائحہ عمل بیان کیا گیا تھا۔[۱۰] اس کے بعد اب پلاسٹک سرجری نے بہت ترقی کر لی ہے۔

محرکات و اسباب:

چربی کے بینکوں کے محرکات کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو اس کے بے شمار محرکات سامنے آتے ہیں جیسا کہ ما قبل بیان ہوا ہے کہ ہر انسان یہ چاہتا ہے کہ وہ خوبصورت نظر آئے اور دیکھنے والے کو بھلا معلوم ہو اس لیے سائنسدانوں نے زیب و زینت کے لیے جہاں اور بہت سے طبّی تجربات کیے ہیں اور انسانی اعضاء کی پیوند کاری میں

نت نئے طریقے ایجاد کیے ہیں اسی طرح اس بات کا بھی اہتمام کیا ہے کہ ایسے ادارے قائم ہوں جہاں انسانی چربی کے ذریعے علاج کیا جائے بایں صورت کہ زائد چربی کو کم کیا جائے یا دبلے پتلے اعضاء کو خوبصورت کرنے اور جاذب نظر بنانے کے لیے چربی کا استعمال کیا جائے۔اور بھی محرکات ہیں جن کی مزید وضاحت آنے والی مباحث سے ہو جائے گی۔

مقاصد:

چربی کے بینک بنیادی طور پر انسان کی چربی کو محفوظ کرنے اور بوقت ضرورت قابل استعمال بنانے کے لیے قائم کیے جاتے ہیں۔البتہ عام طور پر اس قسم کے بینک میں پیوندکاری ذاتی ہی پر عمل کیا جاتا ہے کیونکہ دوسرے کی چربی کے ذریعے پیوندکاری بہت سے مضر اثرات کا باعث ہوتی ہے[۱۱] جیسا کہ سوزش کا ہونا، جلد کا داغدار ہو جانا اور جلد کی بنیادی بافتوں کے درمیان سیال مادے کا جمع ہو جانا وغیرہ۔

جسم سے چربی نکالنے یا داخل کرنے کی مختلف صورتوں کا مفہوم:

جسم میں چربی داخل کرنے اور غیر ضروری چربی کو ختم کرنے کے لیے دو مختلف طبّی طریقے استعمال ہوتے ہیں۔چربی داخل کرنے کو عربی میں (حقن الشحم) اور انگلش میں (Fat Injection) کہتے ہیں، جب کے غیر ضروری چربی کو جسم سے الگ کرنے کے طبّی عمل کو عربی میں (شفط الدھون) اور انگریزی میں (Liposuction) کہتے ہیں۔دراصل انسانی جسم کی ساخت ایسی ہے کہ اس میں گردش ایام کے ساتھ چربی کی مقدار میں کمی زیادتی واقع ہوتی رہتی ہے جس کا زیادہ اثر چہرے پر پڑتا ہے لہذا چہرے پر جھریاں پڑ جاتی ہیں جو انسان کی جوانی اور خوبصورتی پر بہت گہرا اثر ڈالتی ہے۔خوبصورت نظر آنے کی فطری خواہش کو پورا کرنے کے لیے عصر حاضر میں چہرے کی چربی کے ذریعے پیوندکاری (Fat Injection) کرنا یا پیٹ اور کولہوں وغیرہ کی چربی کو کم کرانے کے لیے (Liposuction) کرانا ایک عام معمول بن چکا ہے۔

ذیل میں دونوں کی مختلف صورتیں اور احکام بیان کیے جاتے ہیں:

چربی کے خروج (Liposuction) کا مفہوم، صورتیں اور شرعی حکم:

مفہوم:

چربی کا خروج (Liposuction) یہ ہے کہ انسانی جلد کے نیچے موجود غیر ضروری چربی کو مخصوص کیمیکلز کے ذریعے پگھلانے کے بعد ایک ٹیوب کے ذریعے چوس کر نکالا جاتا ہے، خاص طور پر جب اس چربی نکالنے کا مقصد حسن وجمال اور زیب وزینت میں زیادتی ہو۔عام طور پر کولہوں، رانوں اور پیٹ کی چربی کو کم کرنے کے لیے یہ عمل کیا جاتا ہے۔بلوغت کی عمر تک چربی کے خلیے بڑھتے رہتے ہیں اس کے بعد ان خلیوں میں ٹھہراؤ آ جاتا ہے البتہ خوراک میں بے احتیاطی، آب و ہوا کے اثرات اور دیگر عوارض کی وجہ سے ان خلیوں کا تناسب بگڑ جاتا ہے جس کی وجہ سے انسان موٹاپے کا شکار ہو جاتا ہے اور ورزش اور سخت جان کام کے باوجود موٹاپہ کم ہونے کا نام نہیں لیتا اس لیے چربی کم کرنے کا ایک ہی طریقہ (Liposuction) تجویز کیا جاتا ہے۔[۱۲]

صورتیں: جسم کی بہت سی جگہیں ایسی ہیں جہاں غیر ضروری چربی جمع ہو جاتی ہے، جیسا کہ: پیٹ، کولہے، رانیں ،گھٹنے، رخسار، ٹھوڑی کی تہہ، گردن، ثدیین، پستان یا چھاتی، دونوں پلکیں اور پاؤں کے تلوے وغیرہ۔

جسم کے یہ چند وہ اعضاء ہیں جن پر عام طور پر ضرورت سے زائد چربی جمع ہو جاتی ہے جس کو ختم کرنے کے لیے (Liposuction) کا استعمال کیا جاتا ہے۔ عموماً یہ عمل حسن و جمال کے لیے کیا جاتا ہے۔[۱۳] البتہ بعض اوقات علاج کے لیے بھی کیا جاتا ہے جیسا کہ جوڑوں کے درد، کمر درد، کولیسٹرول، ذیابیطیس، شوگر اور دل کی بیماریوں کی وجہ اگر جسم میں موجود زیادہ چربی اور موٹاپہ بن رہا ہے تو مختلف اشخاص پر تجربات کے ذریعے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ (Liposuction) ایسے مریضوں کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے۔

(Liposuction) کا شرعی حکم:

جسم سے زائد چربی ختم کرنے (Liposuction) کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں جیسا کہ:

وجہ اول: اگر کوئی شخص جسم سے چربی اس لیے ختم کرا رہا ہے کہ اس کو مذکورہ بالا بیماریوں (جوڑوں کے درد، کمر درد، کولیسٹرول، ذیابیطیس، شوگر اور دل کی بیماریاں) میں سے کوئی بیماری لاحق ہے اور اس کے پاس شفایاب ہونے کا صرف یہی ایک راستہ ہے کہ (Liposuction) کرالے تو اس صورت میں جمہور کی رائے یہ ہے کہ اس کے لیے ایسا کرنا جائز ہے جس کے درج ذیل دلائل ہیں:

۱. پہلی دلیل یہ ہے کہ علاج معالجہ کی شریعت میں اجازت ہے، بے شمار احادیث علاج معالجہ کے جواز کو بیان کرتی ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

((مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلاَّ أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً)) [14]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا علاج رکھا ہے۔

ایک اور حدیث مبارکہ ہے کہ:

((لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)) [15]

ترجمہ: ہر بیماری کا علاج ہے جب بیماری کو اس کا علاج مل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بیماری سے شفاء مل جاتی ہے۔

ایک اور حدیث ہے جس میں آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ کی کیا تعلیمات ہیں جب ہم علاج کرتے ہیں یا کوئی تعویذ وغیرہ استعمال کرتے ہیں تو کیا ہم اس سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں کسی چیز کو دور کر سکتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((هي من قدر الله)) کہ یہ (یعنی بیماری کا علاج کرنا) بھی اللہ کی تقدیر میں ہی شامل ہے۔[16]

ان دلائل کے علاوہ بے شمار ایسی نصوص موجود ہیں جو علاج معالجہ کے جواز کو بیان کرتی ہیں۔ اور علاج معالجہ میں بعض اوقات جراحی کے عمل کی بھی ضرورت پڑتی ہے جس کا اصل مقصد مریض کی چیڑ پھاڑ کرنا نہیں ہوتا بلکہ اس کو صحت یاب کرنا ہوتا ہے پس جس طرح دیگر امراض کے علاج میں عمل جراحی سے گزارنا جائز ہے اسی طرح یہ صورت بھی جائز ہے۔

۲.   دوسری دلیل یہ ہے کہ مذکورہ صورت میں اگر زائد چربی جسم سے الگ نہ کی جائے تو یہ شخص مزید بیمار ہو سکتا ہے جو اس کے لیے نقصان کا باعث ہو گا اور شرعی قاعدہ ہے کہ حتی الامکان ہر انسان کو ضرر اور نقصان سے بچایا جائے گا چہ جائیکہ وہ نقصان انسان کی صحت سے متعلق ہو اس لیے اس صورت میں بطریق اولیٰ نقصان سے بچانے کے لیے عمل جراحی سے گزارنے کی اجازت دی جائے گی۔

۳.   ایک دلیل یہ ہے کہ فقہائے کرام نے بعض ایسی صورتوں میں بھی حقنہ کی اجازت دی ہے جو اپنے مفہوم کے اعتبار سے شرعی ضرورت میں داخل نہیں ہے جیسا کہ امام شافعیؒ سے منقول ہے کہ وہ قوت باہ میں اضافہ کے لیے حقنہ کرانے کی اجازت دیتے ہیں(۱۷) حالانکہ قوت باہ میں اضافہ کوئی ایسی مجبوری نہیں جس کو اضطراری حالت میں شمار کر کے ناجائز امور کی بھی گنجائش پیدا کی جائے لہذا جب حقنہ کی اجازت ہے جس میں کشف عورت بھی ہوتا ہے تو مذکورہ صورت میں تو مریض کو نقصان (جیسا کہ دل کی بیماریاں اور ذیابیطیس وغیرہ) سے بچانا مقصود ہے اس لیے یہ صورت بطریق اولیٰ جائز ہے۔

مذکورہ بالا دلائل کی وجہ سے یہ صورت جائز ہے لیکن اگر چیڑ پھاڑ کرنے سے مریض مزید بیمار ہو رہا ہے تو یہ صورت جائز نہیں ہو گی۔اسی طرح علاج کی اگر کوئی اور صورت بھی ہو تو اس صورت کے اختیار کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔واللہ اعلم۔

وجہ دوم: اگر چربی نکالنے (Liposuction) کا مقصد جسم کی ہیئت میں اعتدال، نکھار پیدا کرنا اور زیب و زینت اختیار کرنا ہو جیسا کہ عموماً کولہوں، رانوں اور پیٹ کے نچلے حصے کی چربی کو اس مقصد کے لیے الگ کیا جاتا ہے تو اس صورت کو علماء نے ناجائز قرار دیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ:

۱.   اس صورت کے ناجائز ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ قرآنی تعلیمات کے مطابق انسان کو کسی صورت بھی اپنے جسم میں چیڑ پھاڑ کرنے یا نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾(۱۸)

اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں مت ڈالو۔

یعنی عام حالات میں انسان کے لیے اپنی جان سے متعلق کوئی بھی ایسا فعل کرنا جائز نہیں ہے جو اس کے لیے نقصان یا ہلاکت کا باعث ہو الا یہ کہ کوئی ضرورت یا حاجت ہو جیسا کہ پہلی صورت میں علاج معالجے کی ضرورت کے پیش نظر چیڑ پھاڑ کرنے کی اجازت دی گئی تھی لہذا جب کوئی ضرورت نہیں ہے تو محض حسن و جمال کی غرض سے ایسا کرانا جائز نہیں ہے۔

۲.   مذکورہ صورت میں کشف عورت کا صریح امکان ہے بلکہ (Liposuction) میں تو اکثر کشف عورت ہوتا ہے اور بغیر کسی شرعی عذر کے کشف عورت جائز نہیں ہے اس لیے یہ صورت بھی جائز نہیں ہو گی۔

۳.   اس صورت کے ناجائز ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ (Liposuction) محض چند منٹوں یا گھنٹوں کا عمل نہیں ہے بلکہ عمل جراحی کے بعد بھی کچھ دن انسان اسی عمل کے باقیات سے بندھا رہتا ہے

جیسا کہ (Liposuction) کے عمل کے بعد مبتلا بہ عضو کو نقصان (جیسا کہ سوجن، سوزش اور عمل جراحی کے دھبے) سے بچانے کے لیے کچھ دن مخصوص کپڑے سے لپیٹ دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے اعضاء تک وضو یا غسل کا پانی نہیں پہنچتا اور بغیر کسی شرعی عذر کے پٹی پر مسح کرنا ناجائز ہے اس لیے یہ صورت بھی ناجائز ہے۔

چربی کے دخول(Fat Injection)کا مفہوم، صورتیں اور شرعی حکم:

مفہوم: کسی عضو کی پیوند کاری کے لیے انسان کے اپنے جسم سے چربی لے کر پیوند کاری کی جاتی ہے بایں صورت کہ پیٹ یا کولہوں سے چربی لینے کے بعد غیر ضروری ٹشوز الگ کرنے کے لیے طبّی عمل سے گزارا جاتا ہے تاکہ مطلوبہ جگہ پر استعمال کرنے کے لیے اس کو کار آمد بنایا جاسکے اس سارے طبّی عمل کو (Fat Injection) کہتے ہیں۔ پیوند کاری کی اس صورت میں عام طور پر ڈاکٹرز مریض کو نتائج کی ضمانت نہیں دیتے اس لیے اس کے نتائج خطرناک ہو سکتے ہیں۔[۱۹]

چربی کے دخول(Fat Injection)کے مراحل:

(Fat Injection) کے تین مراحل ہیں جیسا کہ:

- چربی نکالنے کے لیے سب سے پہلے جلد میں چھوٹے چھوٹے سے سوراخ کر کے مطلوبہ مقدار ایک ٹیوب کے ذریعے جلد سے نکال لی جاتی ہے اور پھر ٹانکے لگا کر ان سوراخوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔
- چربی اور خون کو الگ کرنے کے لیے مخصوص طبّی آلات کا استعمال کیا جاتا ہے۔
- آخر میں جس جگہ کی چربی کے ذریعے پیوند کاری کرنی ہوتی ہے اس میں چربی ڈال دی جاتی ہے اس مرحلے کے بعد عام طور پر ٹانکوں کی ضرورت نہیں پڑتی۔[۲۰]

صورتیں:

جسم میں چربی کے دخول(Fat Injection) کی بہت سی صورتیں ہیں جیسا کہ:

۱. چہرے پر پڑنے والی جھریوں کو ختم کرنے کے لیے چربی کے ذریعے پیوند کاری کا عمل سرانجام دیا جاتا ہے۔ یہ صورت سب سے زیادہ شائع ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ چہرہ ہی انسان کے حسن و جمال کا اصل مظہر ہے اس لیے اس کا حسن برقرار رکھنے کے لیے ایسا کیا جاتا ہے۔
۲. مرد یا عورت کی چھاتی کی از سر نو تشکیل سازی۔
۳. محض خوبصورتی کے لیے عورت کے پستانوں کی پیوند کاری کرنا یا ایک پستان کو دوسرے پستان کے برابر کرنے کے لیے پیوند کاری کرنا۔
۴. ہونٹ بڑا کرنے کرنے کے لیے پیوند کاری کرنا۔
۵. دھنسی ہوئی آنکھوں کی پیوند کاری کرنا۔
۶. ناک کی پیوند کاری کرنا۔

۷. ٹھوڑی کی پیوند کاری کرنا۔

۸. آلہ تناسل کو بڑا کرنے کے لیے پیوند کاری کرنا۔[۲۱]

مذکورہ بالا تمام صورتوں کا مقصد صرف اور صرف حسن و جمال میں زیادتی اور اضافہ ہے یا بعض صورتوں میں ہمبستری کے وقت مزید لذت حاصل کرنے کے لیے آلہ تناسل کی پیوند کاری کرائی جاتی ہے۔

البتہ مذکورہ بالا صورتوں میں سے دوسری اور آٹھویں صورت بعض اوقات علاج کے طور پر بھی استعمال کی جاتی ہے بایں صورت کہ اگر کسی کو چھاتی کا کینسر ہو یا اس کی ظاہری وضع قطع بدل گئی ہو تو علاج کے بعد چھاتی کی دوبارہ پیوند کاری کرائی جاتی ہے یا بعض اوقات آلہ تناسل کے زخمی ہونے کے بعد اس قسم کی پیوند کاری کی ضرورت پڑتی ہے۔

چربی کے دخول(Fat Injection)کا شرعی حکم:

مذکورہ بالا صورت کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں اور ہر ایک وجہ کا حکم یہ ہے کہ:

وجہ اول: اگر چربی کے دخول(Fat Injection)کا مقصد علاج معالجہ ہے تو ما قبل ابواب میں پیوند کاری کے لیے علمائے کرام کی بیان کردہ شرائط کے مطابق اس صورت کی اجازت دی جائے گی جیسا کہ:

۱. علاج معالجہ کے لیے صرف پیوند کاری ہی آخری حل ہو۔

۲. علاج معالجہ کے دوران کسی اور مرض کے لاحق ہونے یا مرض کے بڑھ جانے کا خوف نہ ہو۔

۳. طبیب کا ظن غالب یہ ہو کہ یہ پیوند کاری اور عمل جراحی کامیاب ہوگا۔

۴. علاج معالجہ کی یہ صورت مریض کے لیے نفع بخش ثابت ہو ایسا نہ ہو کہ نقصان زیادہ ہو اور نفع کم ہو۔

وجہ دوم: اگر پیوند کاری کا مقصد علاج معالجہ نہیں ہے بلکہ زیب و زینت اور حسن و جمال ہے تو اس صورت کو جمہور نے ناجائز قرار دیا ہے۔

جمہور نے اپنے موقف کے کچھ دلائل پیش کیے ہیں جیسا کہ:

جمہور کے دلائل:

۱. پہلی دلیل سورہ نساء کی وہ مشہور آیت ہے۔ جو پیوند کاری کے باب میں عام طور پر ذکر کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ ﴾[۲۲]

ترجمہ: اور انھیں حکم دوں گا تو وہ اللہ کی تخلیق میں تبدیلی پیدا کریں گے۔

اس آیت میں بیان کیا گیا ہے کہ جو لوگ شیطان کے بہکاوے میں آکر اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی لعنت کے مستحق ہیں اور بغیر کسی وجہ کہ محض زیب و زینت کے لیے چربی کا دخول یا خروج اس تخلیق میں ردوبدل کرنا ہے جس پر وعید نازل ہوئی ہے اس لیے ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔[۲۳]

۲. ایک اور دلیل آپ ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ:

((لعن الله الواشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن، المغيرات خلق الله)) [٢٤]

اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں پر اور گدوانے والیوں پر اور چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں پر اور خوبصورتی پیدا کرنے کے لیے سامنے کے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، لعنت بھیجی ہے۔

وجہ استدلال یہ ہے کہ مذکورہ حدیث میں محض حسن و جمال کے لیے تبدیلی کرنے کی سخت ممانعت وارد ہوئی ہے اور مذکورہ صورت میں بھی چونکہ ایسا ہی ہو رہا ہے اس لیے اس کی اجازت نہیں ہے۔[۲۵]

۳. عام طور پر ایسا کرنے میں دھوکہ دہی اور تدلیس پایا جاتا ہے اس لیے اس کی اجازت نہیں ہے۔[۲۶]

۴. اس قسم کی پیوند کاری میں بہت سے محاذیر، خطرات اور نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جیسا کہ کشف عورت، جسم میں بلاضرورت کانٹ چھانٹ کرنا وغیرہ، اس لیے اس کو جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔[۲۷]

چربی کے دخول اور خروج سے متعلق راجح موقف اور راقم کی رائے:

زیب و زینت کے لیے ایسی پیوندکاری میں جمہور کا موقف بظاہر راجح معلوم ہوتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ اس صورت میں محض زیب و زینت کے لیے ایسا کیا جا رہا ہے ، تخلیق میں تبدیلی واقع ہو رہی ہے، کشف عورت ہو رہا ہے، بغیر کسی وجہ کہ جسم میں کانٹ چھانٹ ہو رہی ہے وغیرہ۔

لیکن اگر دیکھا جائے تو متقدمین فقہائے کرام سے کچھ ایسے نظائر ہمیں ملتے ہیں جن میں بہت سی ایسی چیزوں کی بھی اجازت دی گئی ہے جو زیب و زینت سے متعلق اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں جیسا کہ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اگر کوئی شخص موٹاپہ اختیار کرنے کے لیے حقنہ کراتا ہے تو اس کی گنجائش ہے۔[۲۸] حالانکہ موٹاپہ نہ تو ضرورت ہے اور نہ ہی حاجت ہے اسی طرح حقنہ کرانے میں کشف عورت لامحالہ ہوتا ہے پھر بھی ایک مباح کام کے لیے اس کی اجازت دی گئی ہے۔

امام شافعیؒ نے تو ''قوت مجامعت'' کے لیے بھی حقنہ کرانے کی اجازت دی ہے حالانکہ فقہائے کرام نے ''قوت مجامعت'' کی جو تعریف کی ہے اس کے مطابق یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں جس کو ''ضرورت'' میں شمار کیا جائے۔ امام سرخسی بیان کرتے ہیں کہ :

"حکی عن الشافعی قال ، اذا قیل ان الحقنة تقویک علی المجامعة فلا باس بذالک ایضا"۔[29]

ترجمہ: امام شافعیؒ سے مروی ہے کہ اگر کسی سے کہا جائے کہ حقنہ کرانا تیری قوت باہ میں اضافہ کر سکتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

ان تمام تر جزئیات[30] سے معلوم ہوتا ہے کہ علاج معالجے کی مختلف صورتوں میں ''ضرورت و حاجت'' کے علاوہ بھی کچھ ایسی صورتیں ہیں جہاں انسانی خواہش اور چاہت کو مدنظر رکھتے ہوئے فقہائے کرام نے چند مباح کاموں کے لیے بھی ممنوعات کی اجازت دی ہے جیسا کہ قوت باہ میں اضافہ کوئی ایسی مجبوری نہیں جس کو اضطراری حالت میں شمار کر کے ناجائز امور کی بھی گنجائش پیدا کی جائے لیکن پھر بھی اس کی اجازت دی گئی ہے۔
اس کے علاوہ ہم دیکھتے ہیں کہ زیب و زینت اختیار کرنا، خوبصورت نظر آنا ایک فطری خواہش ہے اور اللہ تعالیٰ کو

بھی خوبصورتی پسند ہے یوں پراگندہ گھومنا اور بے ڈھنگا انداز اختیار کرنا ایک مہذب انسان کی شناخت نہیں ہے لہذا اگر کوئی مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ اس قسم کی پیوند کاری کراتا ہے تو اس کی گنجائش ہونی چاہیے۔ شرائط یہ ہیں کہ:

۱. حدود سے تجاوز نہ کیا جائے بایں صورت کہ عام طور پر جو انسانی اعضاء کی شکل و صورت اور ہئیت ہے اس میں تبدیلی واقع نہ ہو۔

۲. جنس مخالف کا تشبہ اختیار نہ کیا جائے۔

۳. دھوکہ دہی اور تدلیس نہ ہو۔

۴. پیوند کاری کے دوران کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ نہ ہو۔

خلاصہ یہ ہے کہ جمہور کی رائے اپنی جگہ اہمیت کی حامل ہے کہ اس قسم کی پیوند کاری کی مطلقاً اجازت نہیں دینی چاہیے ورنہ لوگ شتر بے مہار ہو جائیں گے اور تخلیق میں تبدیلی کا بھی امکان ہے لیکن اگر تخلیق میں کسی قسم کی تبدیلی واقع نہیں ہو رہی اور ماقبل بیان کردہ شرائط کا بھی خیال رکھا جا رہا ہے تو اس صورت کی گنجائش ہونی چاہیے جیسا کہ متقدمین کی جانب سے بیان کردہ بعض نظیروں سے اس کی تائید بیان کر دی گئی ہے۔ واللہ اعلم

سوال: یہاں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ آج کل خوبصورتی کے لیے چربی ختم کرنے یا مخصوص جگہ میں چربی بڑھانے کے لیے مخصوص کھانوں کا یا دوائیوں کا استعمال کیا جاتا ہے، کیا ایسی چیزوں کا استعمال مذکورہ مقاصد کے لیے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے جیسا کہ فقہائے حنفیہ نے بیوی کو اپنے شوہر کے لیے موٹاپہ اختیار کرنے کی اجازت دی ہے بایں صورت کہ زیادہ کھانا تناول کر کے عورت موٹی ہو جائے۔(۳۱) لہذا اسی مسئلہ پر قیاس کر کے اس صورت کو بھی جائز قرار دیا جائے گا۔

اس کے علاوہ فقہ اسلامی کا اصول یہ ہے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے جیسا کہ سورہ بقرہ میں بیان ہوا ہے کہ:

﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا﴾ (۳۲)

ترجمہ: اللہ وہ ذات ہے جس نے زمین میں موجود ہر شئے تمہارے (انسان) لیے پیدا کی ہے۔

اشیاء میں اصل اباحت ہے، اس اصول سے متعلق علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں:

"أَنَّ الْأَصْلَ فِي جَمِيعِ الْأَعْيَانِ الْمَوْجُودَةِ عَلَى اخْتِلَافِ أَصْنَافِهَا وَتَبَايُنِ أَوْصَافِهَا أَنْ تَكُونَ حَلَالًا مُطْلَقًا لِلْآدَمِيِّينَ وَأَنْ تَكُونَ طَاهِرَةً لَا يَحْرُمُ عَلَيْهِمْ مُلَابَسَتُهَا وَمُبَاشَرَتُهَا وَمُمَاسَّتُهَا وَهَذِهِ كَلِمَةٌ جَامِعَةٌ وَمَقَالَةٌ عَامَّةٌ وَقَضِيَّةٌ فَاضِلَةٌ عَظِيمَةُ الْمَنْفَعَةِ وَاسِعَةُ الْبَرَكَةِ يَفْزَعُ إلَيْهَا حَمَلَةُ الشَّرِيعَةِ فِيمَا لَا يُحْصَى مِنْ الْأَعْمَالِ وَحَوَادِثِ النَّاسِ۔ "(۳۳)

تمام موجود اعیان کی (حلت و حرمت) میں اصول یہ ہے کہ ایسی تمام چیزیں باوجود اپنے

اوصاف میں اختلاف وتضاد کے، انسانوں کے لیے مطلقا حلال ہیں۔ یہ طاہر اور پاک ہیں لہذاان کو چھونا، استعمال کرنااور کسی بھی کام میں لاناانسانوں پر حرام نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا جامع اصول، عمومی کلام اور اہم بحث ہے جو اپنے نفع اور برکت کے اعتبار سے انتہائی وسعت اور عظمت پر مبنی ہے۔ شریعت کے اس اصول پر انسانوں کے بہت سے روزمرہ کے معاملات اور حوادثات متفرع ہوتے ہیں۔

اس عبارت میں علامہ ابنِ تیمیہ نے یہ واضح کیا ہے کہ شریعت اسلامی کا اصول یہ ہے کہ دنیا میں جتنی چیزیں ہیں وہ دراصل انسان کے استعمال کے لیے بنائی گئی ہیں لہذا جب تک کسی شئ کی حرمت پر صریح نص موجود نہ ہو تب تک اس کے کسی بھی طرح کے استعمال پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

اس کے علاوہ حدیث شریف میں بیان ہوا ہے کہ:

((لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال ذرة من كبر "، قال رجل: إن الرجل، يحب ان يكون ثوبه حسنا، ونعله حسنة، قال: إن الله جميل يحب الجمال، الكبر بطر الحق وغمط الناس))(٣٤)

"جنت میں نہ جائے گا وہ شخص جس کے دل میں رتی برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہو گا۔" ایک شخص بولا: ہر ایک آدمی چاہتا ہے اس کا جوتا اچھا ہو اور کپڑے اچھے ہوں (اوروں سے تو کیا یہ بھی غرور اور گھمنڈ ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ جمیل ہے، دوست رکھتا ہے جمال کو۔ غرور گھمنڈ یہ ہے کہ انسان حق کو ناحق کرے"

اس حدیث میں غور وفکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آپ ﷺ نے تکبر، غرور اور گھمنڈ کی شناعت بیان کی تو ایک صحابی کو کچھ اشکال ہوا یا ان کو حدیث کا مفہوم سمجھنے میں کوئی دشواری ہوئی کہ اگر کوئی شخص اچھے کپڑے پہنتا ہے یا اچھا جوتا استعمال کرتا ہے تو کیا یہ بھی تکبر و غرور میں شمار ہو گا؟ یعنی ان کے سوال کا مقصد یہ تھا کہ کیا اپنے آپ کو خوبصورت ظاہر کرنے کے لیے جائز طریقہ استعمال کرنا بھی تکبر میں شمار ہو گا کیا؟ تو آپ ﷺ نے نہ صرف یہ کے ان کے سوال کا جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے بلکہ ان کے ذہن میں جو اشکال پیدا ہو رہا تھا اس کو بھی ختم کیا کہ خوبصورت نظر آنا تکبر نہیں ہوتا بلکہ دوسروں کو حقیر سمجھنا اور اپنے آپ کو برتر سمجھنا یہ تکبر ہے۔

پس قرآن وحدیث اور اہل علم کی آراء کی روشنی میں یہ کہنا بالکل بے جا نہیں ہے کہ خوبصورت نظر آنے کے لیے ہر جائز طریقہ اختیار کرنے کی گنجائش ہے۔

البتہ مندرجہ ذیل شرائط کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ:

۱. مخصوص کھانوں یا دوائیوں کے استعمال سے جسم کو کسی قسم کا کوئی ضرر لاحق نہ ہو۔
۲. خلقت اصلی اور فطرت اصلی میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی واقع نہ ہو رہی ہو۔
۳. کسی قسم کا غرر اور دھوکہ پیدا نہ ہو رہا ہو۔

۴. کسی بھی طرح سے کفار، فاسق وفاجر یا جنس مخالف کے ساتھ تشبہ مقصود نہ ہو۔

چربی کے بینک قائم کرنے کا حکم:

ما قبل میں چربی کے ذریعے زیب وزینت اختیار کرنے کی مختلف صورتیں تفصیل سے بیان ہو گئی ہیں تاہم ایک امر فی الحال تشنہ طلب ہے کہ کیا چربی کے ذریعے زیب وزینت یا پلاسٹک سرجری کرنے کے لیے چربی کے بینک قائم کرنا درست ہے کہ جہاں چربی کو اسٹور کیا جائے اور جب کوئی کسٹمر آئے تو بینک میں موجود چربی کے ذریعے اس کی پلاسٹک سرجری کی جاسکے؟

اس سوال کا تعلق دراصل چربی کے ذریعے پیوند کاری کرنے کی ان صورتوں سے ہے جو اوپر بیان ہوئی ہیں اور ان کا تفصیلی حکم بھی بیان ہو چکا ہے، انہی صورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے چربی کے بینک کا شرعی حکم یہ ہے کہ:

۱. اگر تو بینک قائم کرنے کا مقصد یہ ہے کہ محفوظ کردہ چربی کو کسی انسان کی خوبصورتی، اور نوجوان نظر آنے کے لیے استعمال کرنا ہے تو اس صورت میں ایسے بینک قائم کرنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ اس میں اسراف وتبذیر، دھوکہ دہی، فاسق وفاجر کے ساتھ تشبہ اور اس کے علاوہ بہت سے محاذیر ہیں جن کی اسلام میں گنجائش نہیں ہے۔ ہاں البتہ ویسے کسی کلینک میں جاکر اگر اس قسم کی پیوند کاری کرائی جائے تو درج ذیل شرائط کے ساتھ اس کی گنجائش ہونی چاہیے:

i. حدود سے تجاوز نہ کیا جائے بایں صورت کہ عام طور پر جو انسانی اعضاء کی شکل وصورت اور ہیئت ہے اس میں تبدیلی واقع نہ ہو۔

ii. جنس مخالف کا تشبہ اختیار نہ کیا جائے۔

iii. دھوکہ دہی اور تدلیس نہ ہو۔

iv. پیوند کاری کے دوران کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ نہ ہو۔

۲. اگر بینک قائم کرنے کا مقصد علاج معالجہ ہے لیکن مبتلابہ کا علاج چربی داخل کرنے (Fat Injection) یا خارج کرنے (Liposuction) کے علاوہ کسی اور طریقے سے بھی ہو سکتا ہو تو اس صورت میں بھی حکم عدم جواز کا ہے کیونکہ جو انسانی اعضاء جسم سے الگ کر دیئے گئے ہوں ان کا اصل حکم یہی ہے کہ ان کو دفن کر دیا جائے۔

۳. اور اگر مبتلابہ کے علاج کی صرف ایک صورت ہو کہ چربی کا دخول (Fat Injection) یا خروج (Liposuction) آخری حل ہو، عملاً ایسی صورت ابھی تک پیش نہیں آئی لیکن اگر ایسی کوئی صورت پیش آجائے تو اس صورت میں ایسے بینک کے قیام کی گنجائش ہونی چاہیے۔ واللہ اعلم

خلاصہ بحث:

حسن وجمال اور خوبصورتی اختیار کرنا نہ صرف یہ کہ انسانی خواہش اور چاہت ہے بلکہ اسلامی تعلیمات نے انسان کی اس خواہش کو تسلیم کیا ہے اور اس کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ جائز اور حلال طریقوں کا

استعمال کرتے ہوئے اپنے حسن و جمال کو قائم رکھ سکتا ہے۔ تاہم اس کے لیے ضروری ہے کہ حسن و جمال کے قائم رکھنے میں کسی بھی ایسے مصنوعی طریقے کا استعمال نہ کرے جس سے دھوکہ دہی، تدلیس، تشبہ اور انسان کی ظاہری ہیبت و شکل میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی واقع ہو رہی ہو، اگر ایسا کیا گیا تو یہ شخص اللہ اور اس کے رسول کی لعنت کا مستحق ہوگا۔

اس کے علاوہ اگر چربی کا نکالنا انتہائی ضروری ہو، بایں صورت کہ ماہرین طب نے یہ تجویز کر دیا ہو کہ اگر اس شخص کی زائد چربی کو (Liposuction) کے ذریعے نکالا نہ گیا تو اس کی صحت کو سخت نقصان ہو سکتا ہے یا موت بھی واقع ہو سکتی ہے اور سوائے اس طریقے کے دوائیوں کے ذریعے علاج معالجہ کی کوئی اور شکل نہیں بن سکتی تو ایسی صورت میں بھی (Liposuction) کرانا جائز ہے۔

اسی طرح اگر کسی حادثہ نے کسی عضو کو اس طرح متاثر کیا ہے جس سے انسان کی ظاہری شکل بگڑ گئی ہے اور اس کو درست کرنے کا (Fat Injection) کے سوا اور کوئی حل نہیں ہے تو ایسی صورت میں انسانی جسم میں زائد چربی داخل کر کے علاج معالجہ کیا جا سکتا ہے۔

مذکورہ بالا تمام صورتوں میں علاج یا محض خوبصورتی کے لیے چربی کے استعمال کی بعض شکلوں میں اگرچہ گنجائش پیدا کی گئی ہے لیکن اس میں صرف وہی چربی استعمال کرنے کی اجازت ہے جو انسان کے اپنے جسم سے لی گئی ہو اگر کسی اور انسان کی چربی استعمال کی جا رہی ہے تو اس کی بالکل بھی اجازت نہیں ہے، خاص کر اس صورت میں جب چربی کے استعمال کا مقصد محض خوبصورتی ہو۔

حواشی و حوالہ جات

(1) Fats and fatty acids in human nutrition Report of an expert consultation 10 − 14 November 2008 Geneva, Chpater 3, Fat and fatty acid terminology, methods of analysis and fat digestion and metabolism , pg:21 , (Food & Agriculture Organization of the United Nations Rome, 2010). For details please visit: https://www.fao.org/3/i1953e/I1953E.pdf

(٢) غذا میں موجود چربی کو نظام انہضام، فیٹی ایسڈ میں تبدیل کر دیتا ہے جو بعد میں خون میں جذب ہو جاتا ہے۔ فیٹی ایسڈ دراصل تین مجموعات میں تقسیم ہوتا ہے اور یہ تینوں مل کر ایک مالیکیول بناتے ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں:

Rummi Devi Saini , *Chemistry of Oils & Fats and their Health Effects* , International Journal of Chemical Engineering Research , vol 9 , no 1 ,(2017), pp. 105-119.

(3) Goodpaster, Bret H. *Measuring body fat distribution and content in humans*, Current Opinion in Clinical Nutrition and Metabolic Care: September 2002 - Volume 5 - Issue 5 - p 481-487

(4)https://www.medicalnewstoday.com/articles/hypnosis-for-weight-loss#other weight-loss-tips

(٥) الاعراف: ٣١۔

Al-A'raf : 31.

(٦) البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الاطعمۃ، باب: مومن ایک آنت سے کھاتا ہے، حدیث، ٥٣٩٣۔

Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al-Jama'i Al-Sahih, Foods , Chapter: A believer eats in one intestine,Hadith:5393.

(٧) مسلم، مسلم بن الحجاج النیشاپوری، صحیح مسلم، کتاب القدر، تقدیر پر بھروسہ رکھنے کا حکم، حدیث، ٦٧٧٤۔

Muslim ibn al-Hajjaj al-Naysaburi, Sahih Muslim , The Book of Destiny, A command to trust in destiny,Hadith:6774.

(۸) د،الحاج قاسم محمد،الطب عند العرب والمسلمين،(جدۃ،الدار السعودیۃ،۱۹۸۷ء)، ص ۷۱،۱۰۵۔

Dr, Al-Haaj Qasim Muhammad , At-Tib ind-al-Arab wl Muslmeen , (Jiddah, ad-dar-us-Saudia,1987 AD) pg:71,105.

(۹) د،الزینی، محمود محمد، مسؤولیۃ الاطباء عن العملیات التعویضیۃ والتجمیلیۃ،(الاسکندریۃ، مؤسسۃ الثقافۃ الجامعیۃ،۱۹۹۱ء)، ص ۸۸۔

Dr, Az-zeni , Mahmood Muhammad , Doctors' responsibility for compensatory and cosmetic surgeries,(Alexandria, University Culture Foundation, 1991, AD) , Pg: 88.

(10)https://www.plasticsurgery.org/news/blog/fat-grafting-history-and-applications (Last Modified : 2015.)

(۱۱) مضر اثرات کی تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں:

https://www.wellesleycosmeticsurgery.com/long-term-side-effects-fat-injections/(last Modified : 2019.)

(12)https://www.collinsdictionary.com/dictionary/english/liposuction (Last Modified:2016)

(۱۳) محمد رفعت وآخرون، عملیات الجراحیۃ وجراحۃ التجمیل،(بیروت، دار المعرفۃ،۱۹۷۷ء)، ص ۱۵۱،۱۵۰؛ د،الزائدی، مصطفی محمد،الجراحۃ التجمیلیۃ،(قاهرۃ،الدار الدولیۃ للاستثمارات الثقافیۃ،۲۰۰۲ء)، ص ۲۸۔

Muhammad Rafat & Others , Surgeries and Plastic Surgery, (Beirut: Dar-ul-Marifa , 1977 AD) , Pg: 150-151; Dr, Az-Zaedi , Mustafa Muhammad , Plastic Surgery , (Cairo, International House For Cultural Investments,2002 AD) , Pg: 28.

(14) البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح البخاری، کتاب الطب، باب: اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں اتاری جس کی دوا بھی نازل نہ کی ہو۔، حدیث، 5678۔

Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al-Jama'i Al-Sahih, Book, Medical , Chapter: Allah Ta'ala has not revealed any disease for which He has not revealed a cure , Hadith:5678.

(15) مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، سلامتی اور صحت کا بیان، باب: ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے، حدیث، 5741

۔

Muslim ibn al-Hajjaj, Sahih Muslim , The book of greetings, There is a medicine for every disease and medicine is recommended , Hadith: 5741.

(16) الترمذی، محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، کتاب الطب، باب ماجاء فی الرقی والادویۃ، حدیث، 2065

At- Tirmidhi , Muhammad bin Isa , Jami` at-Tirmidhi, Book on Medicine , A description of the treatment with nebulizers and drugs , Hadith: 2065

امام ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد حسن صحیح اور امام حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: الحاکم ،ابو عبداللہ، النیسابوری، المستدرک علی الصحیحین،(بیروت، دار المعرفۃ، 2011)، ج 4، ص 402۔

Al-Hakim , Abu Abdullah , An-nesaburi , Al-Mustadrak ala al-Sahihayn , (Beirut: Dar-ul-Marifa , 2011 AD) , Vol:4 , Pg: 402.

(۱۷) السرخسی، محمد بن احمد، المبسوط،(بیروت، دار المعرفۃ،۲۰۰۹ء)، ج ۱۰، ص ۱۵۶۔

As-Sarkhasi , Muhammad bin Ahmed , Al-Mabsut , (Beirut: Dar-ul-Marifa , 2009 AD) , Vol:10 , Pg: 156.

(۱۸) البقرۃ: ۱۹۵۔

Al-Baqrah: 195.

(19) https://www.drhayescosmeticsurgery.com/blog/fat-grafting-vs-liposuction

[20] https://www.nhs.uk/conditions/cosmetic-procedures/surgical-fat-transfer/

[٢١] د،دیان جیر بر،مائۃ سؤال وجواب حول الجراحۃ التجمیلیۃ،(بیروت،الدار العربیۃ للعلوم،٢٠٠٦ء)،ص١١٨-١٢١۔

Dr , Diane Gerber , One hundred questions and answers about plastic surgery , (Beirut: The Arab House of Science, 2006 AD)

[٢٢] النساء:119

An-Nisa : 119.

[٢٣] محمد بن محمد،احکام الجراحۃ الطبیۃ،(جدۃ،مکتبۃ الصحابۃ،1994ء)،ص183۔

Muhammad bin Muhammad , ahkam-algerah-altbia , (Jiddah , Companions Library , 1994 AD) , Pg:183

[٢٤] البخاری،الجامع الصحیح،کتاب اللباس،باب: جس عورت کے بالوں میں دوسرے کے بال جوڑے جائیں،حدیث،٥٩٤٣۔

Al-Bukhari, , Al-Jama'i Al-Sahih, Book: Costume , Chapter: The hair of the woman in which the hair of another is added, Hadith: 5943.

[٢٥] اسامہ،صباغ،العملیات التجمیلیۃ وحکمھا فی الشریعۃ الاسلامیۃ،(بیروت،دار ابن حزم،1999ء)،ص55-56

Usama , Sabbagh , Cosmetic operations and their ruling in Islamic law , (Beirut: Dar , Ibn-e-Hadhm , 1999 AD) Pg: 55-56

[٢٦] ایضا،55-56۔

Ibid: 55-56

[٢٧] محمد بن محمد،احکام الجراحۃ الطبیۃ،ص185۔

Muhammad bin Muhammad , ahkam-algerah-altbia , , Pg:185.

[٢٨] الحنفی،البخاری،طاہر بن احمد،خلاصۃ الفتاوٰی،ج٤،ص٣٦٣

Al-Hanfi , Albukhari , Tahir bin Muhammad , Kulasat-ul-fatawa , Vol:4 , Pg: 363.

[٢٩] السرخسی،المبسوط،ج10،ص156۔

As-Sarkhasi , Al-Mabsut ,Vol:10 , Pg: 156

[٣٠] ان کے علاوہ مزید بہت سی جزئیات ہیں جہاں فقہائے کرام نے ضرورت کے بجائے محض مباح صورتوں کے لیے بھی کشف عورت کی اجازت دی ہے۔ حالانکہ ستر کا چھپانا ہر حال میں ضروری ہے الا یہ کہ کوئی بہت زیادہ مجبوری ہو جیسا کہ علاج معالجہ کرنا۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: السمرقندی، **تحفۃ الفقھاء**،(بیروت،دار الکتب العلمیۃ،2010ء)،ج3،ص،334

As-samarqandhi , Tuhfat-ul-Fuqaha , (Beirut: Dar Al-kotob Al- ilmiyah , 2010 AD) , Vol 3 , Pg: 334.

[٣١] شیخ نظام الدین وآخرون، فتاوٰی ھندیہ،(بیروت،دار احیاء التراث العربی،١٩٨٠ء)،ج٥،ص٣٥٥۔

Sheikh Nazam-ud-deen & Others , Fatawa Hindiya (Beirut: Arab Heritage Revival House , 1980 AD) , Vol 5 , Pg: 355.

[٣٢] البقرۃ:٢٩۔

Al-Baqrah: 29.

[٣٣] ابن تیمیہ، مجموع الفتاوٰی،ج٢١،ص،٥٦٣۔

Ibn-e-Temiyah , Majmu-ul-Fatawa, Vol: 21 , Pg: 563.

[٣٤] مسلم، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، حدیث،٢٦٥؛ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الکبر، حدیث،٤٠٩٠۔

Muslim, Sahih Muslim , The book of Eman, The prohibition of arrogance and its statement, Hadith:265 ; Abu Dawud, Salman bin Al-Asha'ath, Sunan Abi Dawud , Book: Costume , Chapter : The chapter on what is said about arrogance , Hadith: 4090.